22468 ـ ملحد سے شادی کرنے کا حکم

سوال

میرے خاوند نے مجھے کہا کہ شادی سے قبل وہ ملحد تھا اور میرا ایمان متزلزل تھا میں نے زیادہ نہ سوچا اور شادی کے ایك برس بعد میں نے دیکھا اور توقع کی کہ میں اسے تبدیل کر سکتی ہوں، خاوند کے والدین مسلمان ہیں، میرا ایمان کمزور تھا، سسرال والوں کے ساتھ میری مشکلات شروع ہو گئیں تو میرے گھر والوں نے مجھے نصیحت کی کہ اللہ پر بھروسہ کر کے اس کے لیے دعا کروں، الحمد للہ میں نے نماز بھی شروع کر دی اور دل میں ایمان اور اللہ کے وجود کا شعور پیدا ہو گیا، میرے چچا پچیس برس کی عمر میں فوت ہو گئے تو اس واقعہ نے مجھے یہ سوچنے پر مجبور کر دیا کہ یہ زندگی تو ختم ہونے والی ہے الحمد للہ میرا اللہ پرایمان مضبوط ہو گیا، لیکن میرے خاوند کا ایمان میرے ایمان کی طرح نہیں، وہ اللہ اور رسول پر تو ایمان رکھتا ہے لیکن اس کے خیال میں اسلامی تعلیمات کو اپنانا ضروری نہیں، یہ تعلیمات تو صرف پہلے وقت کے لیے تھیں.
میں اسے کس طرح سمجھاؤں، کیا اب ہماری شادی باطل ہے، وہ کہتا ہے کہ دل صاف ہونا چاہیے شراب نوشی یا قمار بازی اور جوا وغیرہ اہم نہیں، بعض اوقات وہ شراب نوشی بھی کرتا ہے برائے مہربانی جواب جلد دیں کہ ہماری شادی باطل ہے یا نہیں کیونکہ میں معصیت و نافرمانی میں نہیں رہنا چاہتی، آپ کا شکریہ ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دین والے سے شادی کرنے کی وصیت فرمائی ہے، کیونکہ اصل میں عورت کمزور ہوتی ہے اسے تبدیل کرنا اور اسے مطمئن کرنا اور اس کی سوچ کو بدلنا ممکن ہوتا ہے بلکہ اس کے دین کو بھی بدلنا مشکل نہیں اس کے لیے کم از کم چیز خرچ کر کے کامیابی حاصل ہو سکتی ہے، اس لیے آپ کو چاہیے تھا کہ آپ ایسے شخص سے شادی کرنے سوچتی بھی نہ جو قلیل الدین تھا، چہ جائیکہ بےدین اور ملحد قسم کے شخص سے اس دلیل کے ساتھ شادی کرنا کہ آپ اس کی ہدایت کا سبب بن سکتی ہیں.

ملحد اور بےدین شخص سے شادی اصلا بالکل باطل اور فاسد ہے، اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لیے اس طرح کی فاسد اور باطل شادی اس دلیل سے کرنی جائز نہیں کہ وہ شادی کے بعد اس شخص کو تبدیل کر لے گی، آپ کے لیے واجب تو یہ تھا کہ آپ بھی اس صحابیہ کی طرح کرتیں جن کا نام ام سلیم تھا اور انہوں نے ابو طلحہ سے شادی کرنے کے لیے ـ کیونکہ وہ کافر تھا ـ شرط رکھی کہ وہ اسلام قبول کر لے تو اس سے شادی ہو سکتی ہے، اور اسلام میں سب سے عظیم مہر ام سلیم کا تھا جیسا کہ انس رضی اللہ تعالی عنہ نے بیان کیا

ہے اور اسے نسائی نے (3341) میں روایت کیا اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے.

کسی مسلمان عورت کا کافر شخص سے شادی کرنا فاسد اور باطل ہے اس کے دلائل واضح اور ظاہر ہیں، اور یہ ان مسائل میں سے جن پر علماء امت کا اجماع ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو جب تمہارے پاس مومن عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو ان کا امتحان لو، دراصل ان کے ایمان کو بخوبی جاننے والا تو اللہ ہی ہے، لیکن اگر وہ تمہیں ایمان والیاں معلوم ہوں تو اب تم انہیں کافروں کی طرف واپس نہ کرو، یہ ان کے لیے حلال نہیں، اور نہ وہ ان کے لیے حلال ہیں، اور جو خرچ ان کافروں کا ہوا ہے وہ انہیں ادا کر دو، ان عورتوں کو ان کے مہر دے کر ان سے نکاح کر لینے میں تم پر کوئی گناہ نہیں الممتحنۃ (10).

اور ایك مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

اور شرك کرنے والی عورتوں سے اس وقت تك نکاح مت کرو جب تك وہ ایمان نہ لے آئیں، ایمان والی لونڈی بھی شرك کرنے والی آزاد عورت سے بہت بہتر ہے، گو تمہیں مشرکہ ہی اچھی لگتی ہو، اور نہ شرك کرنے والے مردوں کے نکاح میں اپنی عورتوں کو دو جب تك کہ وہ ایمان نہ لائیں، ایمان والا غلام آزاد مشرك مرد سے بہتر ہے، گو مشرك تمہیں اچھا لگے، یہ لوگ جہنم کی طرف بلاتے ہیں، اور اللہ جنت کی طرف اور اپنی بخشش کی طرف اپنے حکم سے بلاتا ہے، وہ اپنی ایتیں لوگوں کے لیے بیان کر رہا ہے تا کہ وہ نصیحت حاصل کریں البقرۃ (221).

اور آپ کا خاوند جو آپ کو کہہ رہا ہے اور جسے وہ اسلام کی طرف منسوب کر رہا ہے وہ سب یقینی طور پر باطل ہے، کیونکہ اسلام اس دور اور وقت کے لیے خاص نہیں تھا جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تھے، بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت تو سب لوگوں اور قیامت تك کے لیے ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور ہم نے آپ کو سب لوگوں کے لیے خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے، لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں "سبا (28).

اور ایك دوسرے مقام پر ارشاد ربانی ہے:

آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگو! میں تمہاری سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں، جس کی آسمان و زمین میں پائی جانے والی سب اشیاء پر ملکیت ہے، اس کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں وہ ہی زندہ کرتا اور مارتا ہے، چنانچہ تم اللہ اور اس کے رسول امی نبی پر ایمان لاؤ جو اللہ اور اس کے کلمات پرایمان لانے والا ہے اور اسی کی پیروی و اتباع کرو تا کہ تم

راہ ہدایت پر آ جاؤ " الاعراف (158).

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" مجھے پانچ اشیاء دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں:

میری ایك ماہ کی مسافت سے دوری پر رعب کے ساتھ مدد کی گئی ہے، اور میرے لیے ساری زمین مسجد اور پاك بنائی گئی ہے، میری امت میں سے جس شخص نے بھی نماز کا وقت پا لیا تو وہ نماز ادا کرے، اور میرے لیے غنیمت حلال کی گئی ہے، اور نبی کو خاص کر اس کی قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا لیکن مجھے سب لوگوں کے لیے مبعوث کیا گیا ہے، اور مجھے شفاعت عطا کی گئی ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (438) صحیح مسلم حدیث نمبر (432).

اور آپ کے خاوند کا یہ اعتقاد رکھنا کہ دل صاف ہونا چاہیے یہ کوئی اہم نہیں چاہے شراب نوشی کرے یا جوا کھیلے

اس کی یہ بات غلط اور باطل اور فاسد اعتقاد ہے، کیونکہ اگر دل صاف ہو تو ضروری ہے کہ اس صاف ہونے کا باقی اعضاء پر بھی اثر ظاہر ہو، کیونکہ ظاہر کی اصلاح باطن کی اصلاح کی علامت و نشانی ہے، اور ظاہر کا خراب اور فاسد ہونا باطن کی خرابی کی نشانی ہے، تو پھر اس کا دل کس طرح صاف ہو سکتا ہے جب وہ شراب نوشی بھی کری یا جوا کھیلے اور قمار بازی کرے یا فحاشی اور بےحیائی کے کام کرے؟ یہ تو محال اور ناممکن ہے.

نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

" حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح، اور ان کے مابین کچھ مشابہات ہیں جنہیں اکثر لوگ نہیں جانتے، اس لیے جو کوئی بھی مشابہات سے بچ گیا تو اس نے اپنا دین بھی محفوظ کر لیا اور اپنی عزت بھی، اور جو کوئی شبہات میں پڑ گیا تو وہ اس راعی اور چرواہے کی طرح ہے جو مخصوص چراگاہ کے ارد گرد چرا رہا ہے خدشہ ہے کہ کہیں اس میں بھی نہ واقع ہو جائے، خبردار ہر بادشاہ کے لیے مخصوص علاقہ چراگاہ ہوتا ہے اور اللہ کی یہ حمی اور مخصوص علاقہ اس کی زمین میں حرام کردہ اشیاء ہیں، خبردار جسم میں ایك ٹکڑا ہے جب وہ صحیح ہو جائے تو سارا جسم صحیح ہو جاتا ہے، اور جب وہ خراب ہو جائے تو سارا جسم ہی خراب ہو جاتا ہے، اور وہ دل ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (52) صحیح مسلم حدیث نمبر (1599).

خلاصہ یہ ہوا کہ:

آپ کی یہ شادی فاسد و باطل ہے، اور آپ کے لیے حلال نہیں کہ آپ اس شخص کو اپنے قریب آنے دیں حتی کہ وہ دین اسلام کی طرف واپس نہ پلٹ آئے اور کلمہ شہادت پڑھ کر دین اسلام قبول کر کے اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا نہ ہو جائے اور اسلامی احکام کو ماننے لگے.

اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو شرعی عدالت کی جانب سے شرعی طور پر نکاح فسخ کرنا واجب و ضروری ہے، اور اگر آپ کے لیے ایسا ممکن نہ ہو یا پھر شرعی عدالت نہ ہو تو آپ اس سے طلاق طلب کریں، اگر وہ طلاق نہ دے تو آپ اس کو مہر سے کم یا زیادہ ادا کر کے خلع کر لیں تا کہ علیحدگی ہو سکے.

واللہ اعلم.